علاقائی اور صوبائی حقوق اور اسلامی احکام

کیا قرآن مجید ' حدیث نبوی ' سنت خلفاء راشدین یا فقہا کی آرا کی روشنی میں ایک اسلامی مملکت کے مختلف علاقوں (صوبوں) میں رہنے والوں کو دوسرے علاقوں میں رہنے والوں کے علاقائی حقوق و مفادات میں برابر کا شریک قرار دیا گیا ہے؟ یا ان مختلف علاقوں کے علاقائی معاشی مفادات اور استحقاق حصول ملکیت وملازمت کو اس خاص علاقہ کے باشندوں تک محدود رکھا گیا ہے؟

کیا اسلامی نظریہ مساوات کے مطابق ایسی یکساں استحقاق کی پالیسی بنانا شرعی امر ہے ۔ حق شفعہ کے شرعی قانون اور عراق کی مفتوحہ اراضی کے بارے میں حضرت عمرؓ کے فیصلے کی حکمت عملی کیا ہے؟ جب ایک اسلامی مملکت کے خلاف زہراگلا جارہا ہو اور علاقائی قوم پرستی کو ہوادی جارہی ہو تو اس وقت کون سی شرعی حکمت عملی اختیار کی جائے جو حق وانصاف کے قریب ہو۔

۱۔ امت مسلمہ کی اساس جس پر اتحاد امت اور اسلامی قومیت کا دارومدار ہے ' عقیدۂ توحید اور ایمان ہے ۔ معاشی حقوق و مفادات ' علاقائی و جغرافیائی حدود اور نسلی و لسانی امتیازات کی بنیاد پر تعصبات کی آگ بھڑکانا اور اتحاد و امت و اسلامی اخوت کو پارہ پارہ کرنا دور جاہلیت کو از سرنو زندہ کرنا ہے ۔

۲۔ اسلامی ریاست کو انتظامی سہولتوں کے پیش نظر مختلف انتظامی یونٹوں ' صوبوں ' ضلعوں اور علاقوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ۔ یہ تقسیم اتحاد امت کے خلاف نہیں ہے بشرطیکہ اس تقسیم کو عصبیتوں اور علاقائی قومیتوں کا ذریعہ نہ بنایا جائے بلکہ جسد واحد کے اعضا کی طرح باہمی تعاون کی فضا قائم ہو اور صوبے ایک دوسرے کو گرانے کی بجائے سب مل کر ایک دوسرے کو اٹھانے کی کوشش کرتے ہوں ۔ بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارہ قبائل میں تقسیم کر دیا تھا اور ہر ایک کا اپنا نقیب تھا جو اپنے قبیلے کی نمایندگی کرتا تھا ' بیعت عقبہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار مدینہ کے لیے بارہ نقیب منتخب کروائے تھے ۔ دور نبویؐ اور دور خلافت راشدہؓ میں اسلامی ریاست کے مختلف انتظامی صوبے یا علاقے تھے جن کے حکام اپنے علاقوں کا نظم چلاتے تھے ۔

۳۔ ہر صوبے کی آمدن کو اسی صوبے کی ضروریات اور ترقی پر خرچ ہونا چاہیے ۔ زکوٰۃ تو ٹیکس نہیں ہے بلکہ عبادت ہے لیکن اس میں بھی یہی اصول اختیار کیا گیا ہے کہ ہر علاقے کے اغنیا سے زکوٰۃ وصول کر کے اسی علاقے کے فقرا پر تقسیم کی جائے الا یہ کہ کسی دوسرے علاقے کے رہنے والوں کو شدید ضرورت اور پریشانی لاحق ہو جائے تو بقدر ضرورت اس علاقے پر دوسرے علاقے کی زکوٰۃ صرف ہو سکتی ہے ۔ اسی پر ٹیکس اور دوسری صوبائی و علاقائی آمدنیوں کو بھی قیاس کیا جا سکتا ہے ۔ حق شفعہ بھی اس کی نظیر بن سکتی ہے کہ فروخت شدہ زمین ' مکان اور کارخانے کے پڑوسی یا حصہ دار

کا حق شفعہ شریعت نے تسلیم کیا ہے۔ ہمسائے کے حقوق کے بارے میں بھی شریعت کا اصول یہ ہے کہ جس کا دروازہ آپ کے دروازے کے قریب ہو اس کا حق دور کے ہمسائے سے زیادہ ہے۔ اس اصول کی روشنی میں قانون یہ بنانا چاہیے کہ ہر صوبے کی غیر آباد زمینیں آباد کرنے کے لیے یا آباد سرکاری زمینیں (بامعاوضہ یا بلامعاوضہ) اسی صوبے کے بے زمین کاشتکاروں کو دی جائیں گی۔

البتہ اگر کسی نے سرکاری زمینوں پر قبضہ کر کے غیر آباد چھوڑ دیا ہو تو مناسب مہلت کے بعد اس سے واپس لے کر دوسرے ایسے کاشتکاروں کو دی جانی چاہیں جو ان زمینوں کو آباد کر سکتے ہوں اگرچہ وہ دوسرے صوبے کے رہنے والے ہوں۔ اگر سرکاری زمینیں کسی قومی یا دینی خدمت کے صلے میں انعام کے طور پر دی جائیں تو پھر بھی مستحقین انعام میں سے مقامی مستحقین کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ عراق کی زمینوں کو حضرت عمرؓ نے مجاہدین میں اسی لیے تقسیم نہیں کیا تھا کہ چند خاندان اور عرب کے باشندوں میں دولت اور جائیداد کا ارتکاز نہ ہو سکے اور دولت چند خاندانوں اور مخصوص علاقے کے لوگوں ہی میں گردش کرتی نہ رہے۔

۳۔ اگر ایک صوبے کی آمدن اور وسائل دوسرے صوبے سے زیادہ ہوں' اور دوسرے صوبے کے لوگ سخت معاشی پریشانی کا شکار ہوں تو ایسی صورت میں مالدار صوبے کی آمدن کا کچھ حصہ نادار صوبے یا علاقے کی کفالت پر خرچ کیا جا سکتا ہے' بلکہ ایسا کرنا ضروری ہو جاتا ہے خواہ زکوٰۃ و عشر اور صدقات واجبہ ہوں یا ٹیکس اور دوسرے ذرائع کی آمدن ہو۔

۴۔ علاقائی عصبیتوں کے انسداد کے لیے وہی حکمت عملی اختیار کی جائے جو نمبر ۲ میں بیان کر دی گئی ہے کہ غیر آباد اور سرکاری زمینوں کو اسی علاقے کے نادار لوگوں اور بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کیا جائے جس علاقے میں ایسی زمینیں واقع ہوں۔ غیر شرعی جاگیروں اور سرمایہ دارانہ نظام کو ختم کیا جائے تاکہ دولت چند ہاتھوں میں جمع نہ ہو سکے بلکہ اس سے عوام بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ مالدار اور نسبتاً ترقی یافتہ صوبے کی آمدن کا کچھ حصہ غریب اور غیر ترقی یافتہ صوبے کی ترقی پر خرچ کیا جائے۔ یہ اور اس قسم کی دوسری وہ تدابیر اختیار کی جائیں جن کی وجہ سے معاشی' معاشرتی اور سیاسی احساس محرومی اور عدم تحفظ کا ازالہ ہو سکے۔ ان تدابیر کے ساتھ ذرائع ابلاغ اور تعلیمی نصاب کے ذریعے اسلامی قومیت کی اشاعت کی جائے اور نسلی' لسانی اور علاقائی عصبیتوں کا سختی کے ساتھ سدباب کیا جائے۔ جو عناصر لادینیت کے علمبردار ہیں اور اسلامی قومیت کی بجائے نسلی و لسانی قومیتوں کے پرستار ہیں وہ تو شاید ان تدابیر سے بھی مطمئن نہ ہو سکیں اور اپنے شیطانی حربوں سے باز نہ آئیں لیکن اگر عوام کو معاشی' سماجی اور سیاسی تحفظ کا یقین ہو جائے تو وہ ان لادین عناصر کے فریب میں نہیں آئیں گے۔

۵۔ ملازمتوں کے بارے میں تو اسلام کا اصول یہ ہے کہ مناصب اور ذمہ داریاں اہلیت کی بنیاد

پر دی جائیں نہ کہ آبادی کے تناسب سے اور کوٹہ سسٹم کی بنیاد پر ' البتہ اہلیت رکھنے والے علاقائی مستحقین کو لازماً ترجیح دی جانی چاہیے۔ جن علاقوں میں تعلیم کی کمی ہے ان میں تعلیمی ادارے کھولنے اور تعلیمی سہولتیں فراہم کرنے پر خصوصی توجہ دی جائے تاکہ آبادی کے تناسب سے تعلیمی اہلیت کا تناسب بھی برقرار رہے۔ لیکن اہلیت کے بغیر محض آبادی کے تناسب کے اعتبار سے نااہلوں کو ملازمتیں دینا کوئی مفید اور دانش مندانہ کام نہیں ہے (گوھر رحمٰن)۔

منشورات

کون بھلا آدمی نہیں چاہتا کہ بھلائی کی بات، کلمہ خیر، آگے بڑھے، نشر ہو، پھیلے۔ منشورات نے ترجمان القرآن کے اہم مضامین کے ری پرنٹس ارزاں نرخ پر فراہم کر کے آپ کے لیے آسانی پیدا کر دی ہے۔

آپ کسی انجمن کے ذمہ دار ہیں اور ممبران کو بھلائی کی بات پہنچانا چاہتے ہیں،

آپ کسی تعلیمی ادارہ کے سربراہ ہیں اور طلبہ اور والدین کو کوئی ہدیہ دینا چاہتے ہیں،

آپ مسجد میں کوئی نفع کی چیز تقسیم کرنا چاہتے ہیں،

آپ کسی عوامی جگہ پر خیر پھیلانا چاہتے ہیں،

آپ معاشرہ کی اصلاح کے لیے کچھ کرنا چاہتے ہیں--- تو

یہ ۲۵ ری پرنٹس آپ کے لیے ہیں!

ازراہِ کرم ۱۰۰ سے کم کا آڈر نہ دیجیے اور نقد ادائیگی کیجیے یا ڈرافٹ ارسال کیجیے -- تاکہ یہ کام جاری رہے، کلمہ خیر نشر ہوتا رہے۔

تفصیلات کے لیے رابطہ:

منشورات۔ منصورہ ملتان روڈ۔ لاہور 54570 فیکس: 042-7832194